AL-JAMEI Research Journal
ISSN (Print) 3006-4775 (Online) 3006-4783

https://aljamei.com/index.php/ajrj

(بااختیار خواتین: پاکستانی ڈراموں میں خواتین کرداروں کا تنقیدی جائزہ(۲۰۱۶ء سے ۲۰۲۲

Empowered Women: An Analytical Assessement of Female Characteristics in Pakistani Drama (2016-2022)

نصرت لطیف

ایم۔فل اسکالر، پاکستان اسٹڈی سینٹر، جامعہ کراچی۔

ڈاکٹر ارم مظفر

انچارج، پاکستان اسٹڈی سینٹر، جامعہ کراچی

Abstract

Pakistan Television (PTV) started regular televisionbroadcasting in Pakistan. PTV airs dramas based on reliable, conventional facts. Pakistani dramas have highlighted various economic, social, religious, cultural, and moral issues of Pakistani society. This research examines female characters in six Pakistani dramas. The selected drama serials portray the image of women in a different and positive manner who face all the sufferings and difficult situations imposed by the society with courage and fortitude. The purpose of depicting empowered women in these plays is to remove gender inequality and encourage women's participation in various spheres of life. Depending on the nature of the subject, this research involves a qualitative method. The primary data source is TV drama serials and interviews of female playwrights, while the secondary source includes research articles, reports, blogs, books, etc. Dramas from 2016 to 2022 have been selected in the study. In these selected dramas, the roles of women have been examined as to how they become empowered and successful by struggling in their lives.

پاکستان میں ٹیلی ویژن ڈرامہ

پاکستان میں ڈرامہ نشریات کی ابتداء ریڈیو پاکستان سے ہوئی اور پاکستان ٹیلی ویژن پر پیش ہونے والے ڈراموں نے ریڈیو پاکستان سے ہی استفادہ حاصل کیا کیونکہ ریڈیو پاکستان نے ۱۹۶۵ء تک سماجی اور اخلاقی خدمات انجام دیتا رہا ہے لہٰذا ابتدائی ڈرامہ دراصل ریڈیو ہی کی بصری شکل تھا وہی لوگ جو ریڈیو کے ڈرامے، تحریر، پروڈکشن اور انتظامی امور کے ذمہ دار تھے انہی لوگوں کو ٹیلی ویژن پر سمعی نشریات کو بصری شکل دینے کی ذمہ

داری سونپی گئی اور ریڈیو ہی کے ڈرامہ نگار جن میں سلیم احمد، بانو قدسیہ، اشفاق احمد، منو بھائی، انور سجاد وغیرہ کے ڈراموں ہی سے استفادہ حاصل کیا گیا پاکستان ٹیلی ویژن نے اہم پروگرام پیش کئے ان میں ڈرامے کا شعبہ سب سے مضبوط نظر آتا ہے۔ ٹیلی ویژن نے اپنا پہلا ڈرامہ 'نذرانہ' نشر کیا ہے۔[1]

بلاشبہ ٹیلی ویژن ڈرامے معاشرتی تبدیلیوں کو ظہور میں لانے والا موثر ذریعہ ہے۔ کیونکہ ڈرامے کی کہانی و کردار معاشرے میں رہنے والے افراد کی عکاسی کررہی ہوتی ہے ان ڈراموں کی کہانی و کردار ہمارے ذہنی سوچ، رویوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ تاہم ان ڈراموں میں معاشی، سماجی، معاشرتی، مذہبی، ثقافتی، اخلاقی اقدار کے پہلوؤں کو نمایاں کرنے کی پوری کوشش کی جاتی رہی ہے تاکہ ان ڈراموں کے ذریعے معاشرے پر گہرے اور مثبت اثرات مرتب ہو سکیں۔ گذشتہ ادوار سے لیکر اب تک کے دور میں پاکستانی ڈراموں میں پیش کیے گئے موضوعات ملک کی ثقافتی اقدار کی عکاسی کرتے ہیں اور اکثر مضبوط خواتین کرداروں اور کہانیوں کو پیش کرتے ہیں جو روایتی اقدار جیسے احترام، وفاداری عزت کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔ پاکستانی ٹیلی ویژن چینلز نے سپر ہٹ ڈرامے پیش کیے جن میں 'وارث، تنہائیاں، دھوپ کنارے، ماروی، آنچ، آہٹ، آخری اسٹیشن، یقین کا سفر، خاموشی، ثبات، پھانس، صنفِ آہن، ایک تھی مریم، ایک ہے نگار، باغی، ہم نشین جیسے کھیل شامل ہیں۔ بہت سے ڈراموں میں ایسی کہانیاں پیش کی گئی جو صنفی عدم مساوات، غربت اور گھریلوں زیادتی جیسے سماجی مسائل پر روشنی ڈالتی ہیں۔ چونکہ معاشرے میں جنس کے لحاظ سے خواتین کو کافی مشکلات کا سامنا ہے اور انکے لیے بعض حدود مقرر ہیں جس کی وجہ سے انکے اندر اتنی تحریک یا قوت پیدا نہیں ہوتی ہے کہ وہ صنفی کردار کی زنجیریں توڑ کر صنفی نظام مراتب کرکے مزاحمت کر سکیں۔ خواتین کی مضبوط اور باہمت تصویر ہمارے ادب اور ڈرامہ میں نظر آتی ہیں۔[2]

اس ضمن میں ڈرامہ سیریل خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے بہترین کردار ادا کررہے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ خواتین کے مسائل بھی پیش کیے جارہے ہیں۔ یہ کھیل خواتین کو بامعنی مواد فراہم کرکے ایک ایسا معاشرہ بنانے میں مدد کرتے ہیں جو زیادہ فہم رواداد اور مختلف زاویوں کا احترام کرنے والا ہو اسکے نتیجے میں ایک ایسے معاشرے کو فروغ دینے میں مدد ملتی ہے جو زیادہ رواداد اور ہم آہنگ ہو۔ الیکٹرانک میڈیا پر چلنے والے یہ ڈرامے تفریح کے ساتھ ساتھ خواتین کو بااختیار بنانے کی تصویر کشی اور لچک پر زور دیتے ہوئے ایک مثالی تبدیلی کا باعث بنتے ہیں جو پیشہ وارانہ سرگرمیوں میں کثیر جہتی خواتین کرداروں کی نمائش، پاکستانی ڈرامے میں زیادہ جامع اور ترقی پسند نمائندگی کو فروغ دیتا ہے۔ ناظرین ان متاثر کن کہانیوں و کرداروں کے ساتھ جڑتے ہیں اور خواتین کے تنوع اور صلاحیتوں کا جشن مناتے ہوئے مثبت اثرات پیدا کرتے ہیں۔[3]

تحقیق کا مقصد

یہ تحقیق منتخب پاکستانی ڈراموں میں خواتین کے کردار اور انکی حیثیت کا تجزیہ پیش کرتی ہے۔ پاکستانی ڈراموں کے موضوعات اکثر مضبوط خواتین کرداروں اور کہانیوں کو پیش کرتے ہیں جو روایتی اقدار جیسے احترام، وفاداری اور عزت کی اہمیت پر زور دیتے ہیں اور ساتھ ہی صنفی عدم مساوات، غربت اور گھریلو زیادتی جیسے سماجی مسائل پر روشنی ڈالتے ہیں تاکہ ان ڈراموں کی بدولت خواتین اپنی شناخت پہچان سکیں اور اپنے حقوق کے لیے آواز بلند کر سکیں۔ پاکستانی ٹی وی ڈرامے خواتین کو بااختیار بنانے اور انکی نمائندگی کرنے کا ذریعہ ہیں۔ حالیہ پاکستانی ڈراموں نے غیر معمولی کہانیوں

کی ایک نئی لہر متعارف کرائی ہے جس نے دیکھنے والوں کے سوچنے کے نظریات میں ہلچل پیدا کی ہے۔اس تحقیق میں سن ۲۰۱۶ء سے ۲۰۲۲ء تک کے منتخب ٹیلی ڈرامہ اور ڈرامہ سیریلز کا تجزیہ کیا گیا ہے۔

تحقیقی سوالات

۱۔ پاکستانی ٹی وی ڈراموں میں خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے کس طرح کے کرداروں کے ذریعے تصویر کشی کی گئی ہے؟

۲۔منتخب ڈراموں میں خواتین کی جدوجہد کو کس طرح دیکھایا گیا ہے؟

۳۔معاشرے میں صنفی عدم مساوات کے خاتمے کے لیے ڈرامہ کا کیا کردار ہے؟

نظریہ میڈیا

مکلوہن نے میڈیا سے متعلق جو خیالات قائم کیے انہیں دنیا میں ایک دم بہت پذیرائی ملی، ہر جگہ اِسے ہاتھوں ہاتھ لیا جانے لگا، پھر اس مقبولیت میں کچھ کمی ہوگئی۔ لیکن میڈیا سے متعلق اس کا نظریہ نہایت اہم خیال کیا جاتا ہے کہ جدید میڈیا، ٹیکنالوجی کی بنیاد پر ترقی کرتا ہے اور ٹیکنالوجی معاشرتی تبدیلی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ میکلوہن نے ٹیکنالوجی کی اہمیت یہ کہہ کر بھی واضح کی ہے کہ پیغام نہیں بلکہ پیغام رسائی کا ذریعہ اہم ہوتا ہے بلکہ ذریعہ ہی اصل پیغام ہوتا ہے۔[4]

حدبندی

اس تحقیقی مقالہ میں صرف وہ ڈرامے منتخب کیے گئے ہیں جن میں خواتین کے کردار کی تصویر کشی مضبوط، باہمت اور خود مختار انداز سے کی گئی ہے یہ ڈرامے مقبول ہوئے اور معاشرے میں شعور وآگہی پیدا کرنے کا ذریعہ بنے جبکہ اس دوران دیگر پیش ہونے والے ڈراموں میں خواتین کردار کی تصویر کشی بااختیار اور خود مختار انداز سے پیش نہیں کی گئی۔لہذا منتخب ڈرامہ ہی اس تحقیق کا حصہ ہیں۔

پاکستان میں بااختیار خواتین

کسی بھی ملک کی ترقی میں خواتین نہایت اہم کردار ادا کرتی ہیں جو قومیں خواتین کے وجود کو تسلیم کرتی ہیں انکی اہمیت محسوس کرتی ہیں وہ ترقی کی منزل کو پالیتی ہیں۔ قومی دھارے میں خواتین کے کردار کو نظر انداز کرنا آدھی آبادی کو مفلوج کرنے کے مترادف ہے۔کیونکہ کسی بھی ملک کی ترقی خواتین کی شرکت کے بغیر ممکن نہیں اکیسویں صدی کا یہ تقاضہ ہے کہ ہم بحیثیت قوم خواتین کی صلاحیتوں پر مکمل اعتماد کریں۔ تحقیق کے مطابق خواتین اپنے سماجی وقار میں مردوں کے مقابلے میں مختلف ہوتی ہیں اور عدم مساوات کے باعث ناکافی اختیارات کی حامل ہیں۔پاکستان کے پدرسری نظام میں خواتین کو بااختیار کرنا خاص کر سیاسی، سماجی اور ثقافتی تناظر میں ایک اہم مگر صبر آزما مرحلہ ہے۔یہاں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ پاکستان کا آئین تمام شہریوں کے لیے مساوات کے قانون اور بنیادی طور پر قانون کے مساوی حفاظت کے حق کی نشاندہی کرتا ہے۔پاکستان کا آئین صنف کی بنیاد پر کسی بھی قسم کے امتیازی سلوک کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔[5]

میڈیا اپنی ذات میں کسی اچھائی یا برائی کا حامی نہیں ہوتا اسکی اچھائی یا برائی اسکے استعمال پر منحصر ہے۔یہی وجہ ہے کہ جہاں میڈیا نے معاشرے میں منفی کردار ادا کیا ہے وہیں بھلائی کے فروغ میں بھی یہ اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔

افشین سہیل کے تحقیقی مقالہ میں جب خواتین کو بااختیار بنانے کی جدوجہد کی بات آتی ہے تو مواصلات کے مختلف ذرائع بہت اہم اور واضح کردار ادا کرتے ہیں خواتین کی ترقی کے عمل تعلیم اور تخلیقی شعبوں میں انکی شمولیت بھی وقت کے ساتھ ساتھ مختلف ذرائع ابلاغ کی ترقی کا باعث بنتی ہے۔روایتی میڈیا ہمیشہ خواتین کو بااختیار بنانے کی جدوجہد کے لیے ایک بڑا سہارا ثابت ہوتا ہے ایک طرف تو میڈیا کو مردانہ بالادستی کا پرچار کرنے اور خواتین کی کمزور تصویر قائم کرنے کا ذمہ دار بھی ٹھہرایا جاسکتا ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ میڈیا خواتین کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع کرنے اور انہیں ان کے حقوق کے بارے میں آگاہ کرنے اور انکے حقوق کی فراہمی کے لیے بڑے ہتھیار کے طور پر تیار ہوا ہے۔[6]

مقدم(۲۰۱۰ء) کے خیال میں میڈیا خواتین کی بیداری کے حقوق کے حصول میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے خواتین کے بدلتے ہوئے کردار کی وجہ سے معاشرے میں تبدیلی آئی ہے یہ تبدیلی بہت سے عوامل کا نتیجہ ہے تاہم میڈیا ایک نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔[7]

پاکستانی ٹیلی ویژن ڈرامے اور بااختیار خواتین کردار

ٹیلی ویژن معاشرے پر اثر ڈالنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے پروگرام خاص طور پر ڈرامے ناظرین کے ذہنوں پر اثر انداز ہوتے ہیں کیونکہ ڈرامے کی کہانی و کردار معاشرے میں رہنے والے افراد کی عکاسی کر رہی ہوتی ہیں اس لیے ان ڈراموں کی کہانی و کردار ہمارے ذہن،سوچ،رویوں پر اثر انداز ہوتے ہیں خاص طور پر خواتین ان ڈراموں کی کہانی و کرداروں سے کافی حد تک متاثر ہوتی ہیں۔لہذا ٹی وی ڈراموں کی اہمیت اور اثرات سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔ٹی وی ڈرامہ لوگوں کے ذہنوں کو متاثر اور انکی اقدار کو شکل دینے کے لیے ایک طاقتور صنف ہے۔پاکستانی ٹیلی ویژن کا ڈرامہ وقت کے ساتھ ساتھ بدلتا ہے جہاں نئی جدتیں آتی ہیں وہاں میڈیا بھی وسیع ہوتا جارہا ہے اور پیشکش بھی بدل رہی ہے،جو وقت کی ضرورت ہے۔[8]

ڈراما تفریح کی ایک صنف ہے یہ مختلف طریقوں سے مختلف سماجی گروہوں کی تصویر اور پوزیشن کو ظاہر کرتا ہے یہ انسانی احساسات اور معاشرتی مسائل کا پتہ لگا سکتا ہے۔پی ٹی وی کے ڈرامے معاشرے میں مختلف مسائل کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔[9]

محققین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ٹی وی ڈراموں کی سمت میں تبدیلی، معاشرتی رجحان کی تبدیلی کا اشارہ دیتی ہے۔ ایسے کردار جو خواتین کو مضبوط اور بااختیار بناتے ہیں اور پیش کرنے سے دیکھنے والوں پر مثبت اثر ہونے کا امکان رہتا ہے۔[10]

طریقہ تحقیق

تحقیقی کاموں کی ایک اور درجہ بندی اس بنیاد پر ہوتی ہے کہ وہ کیفیتی یا کمیتی ہوں۔کیفیتی تحقیق میں تصورات آراء یا تجربات کو سمجھنے کے لیے غیر عددی ڈیٹا مثلاً (متن،ویڈیو یا آڈیو) اکٹھا کرنا اور تجزیہ کرنا شامل ہے اسکا استعمال کسی مسئلے میں گہرائی سے بصیرت جمع کرنے یا تحقیق کے لیے نئے آئیڈیاز پیدا کرنے کے لیے کیا جاسکتا ہے۔ زیر بحث موضوع کیفیتی تحقیق پر مبنی ہے۔ تحقیقی مواد کے حصول کے لیے بنیادی اور ثانوی دونوں مواد کا استعمال کیا گیا ہے۔بنیادی ذرائع میں منتخب ڈرامے،ڈرامہ نگاروں کے ساتھ بلمشافہ ملاقات اور ثانوی ذرائع میں کتب،میگزین،آن لائن

مواد، تحقیق جریدے اور اخبارات شامل ہیں۔ اس موضوع کا اصل ذریعہ ٹی وی پر نشر ہونے والے ڈرامے ہیں۔ تحقیق میں ڈراموں کے موضوعاتی تجزیہ نقطہ نظر میں بااختیار خواتین کرداروں کے مناظر، الفاظ اور جملوں کے گہرے مشاہدے کے بعد تبصرہ اور تجزیہ کیا گیا ہے اور سیاق وسباق (Context Analysis) کے ذریعے تحقیق کا تجزیہ کیا گیا ہے۔[11]

پاکستانی نجی ٹی وی چینلز کے پرائم ٹائم ۸ سے ۹ بجے رات نشر ہونے والے مشہور ڈراموں کے ساتھ ساتھ یوم دفاع کے موقع پر نشر ہونے والے خصوصی کھیل ٹیلی فلم کی صورت میں پیش کیے گئے یہ ٹیلی ڈرامے خواتین کے کرداروں کو باعزت اور بااختیار بنانے میں کافی حد تک اثر انداز ہوتے ہیں۔

اس تحقیق میں جن تمثیلی کھیلوں کو شامل کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ایک تھی مریم (۲۰۱۶ء)

۲۔ یقین کا سفر (۲۰۱۷ء)

۳۔ ثبات (۲۰۲۰ء)

۴۔ ایک ہے نگار (۲۰۲۱ء)

۵۔ صنف آہن (۲۰۲۱ء)

۶۔ میرے ہمنشین (۲۰۲۲ء)

بحث

اس مقالے میں کی جانے والی تحقیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پاکستانی عورت میں نہ صرف وفا، حیا اور خودداری موجود ہے بلکہ وہ اپنے گھر اور معاشرے کا مضبوط ستون بھی ہے۔ پاکستانی ڈراموں میں جس طرح خواتین کرداروں کو پیش کیا ہے انکی چند خصوصیات یہاں زیر بحث ہیں ۔ عورت ایسی ہستی کا نام ہے جس کے بغیر اس دنیا کا وجود ہی ممکن نہیں ہو سکتا ہے وہ ماں، بہن، بیٹی، بیوی، بہو جس روپ میں بھی ہوتی ہے وہ اپنے گھر اور خاندان والوں کے لیے دن ورات اپنی خدمات اور فرائض کی ادائیگی بخوبی سرانجام دیتی رہتی ہے۔ عورت کو جہاں نزاکت کی علامت تصور کیا جاتا ہے وہیں اُسے مظلومیت کا استعارہ بھی کہا جاتا ہے وہ ایک طرف تو محرومی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہوتی ہیں تو دوسری جانب بلند مرتبہ کی حقدار بھی ہیں یہ بات حقیقت ہے کہ پاکستانی خواتین نہ صرف اپنی قابلیت واہلیت کی بنیاد پر ترقی کی راہ پر گامزن نظر آتی ہیں بلکہ وہ ذہین اور محنتی ہوتی ہے اور سخت سے سخت مشکل حالات کا مقابلہ کرتی ہیں۔[12]

۱۔ خواتین کا کردار

پاکستانی خواتین مذہبی ومعاشرتی اقدار میں رہتے ہوئے زندگی کے ہر میدان میں آگے بڑھ رہی ہیں وہ دنیا کی خواتین سے کسی بھی صورت پیچھے نہیں ہیں وہ نہ صرف اپنی گھریلو زندگی میں بلکہ عزیز واقارب میں اپنے آپ سے منسلک ہر رشتے کو بڑی خوبصورتی سے نبھا رہی ہوتی ہیں اور زندگی کے ہر شعبے میں خواہ وہ سیاسی، ادبی، کاروباری، صحت، تعلیم، دفاعی اداروں اور کھیل جیسا کوئی بھی شعبہ ہو یہ نہ صرف اپنا بلکہ اپنے ملک کا نام بھی روشن کر رہی ہیں۔لہذا ملک کے کسی بھی شعبہ زندگی میں انہیں اور انکی قابلیت اور اہلیت کو نظر انداز کر کے ترقی کا خواب دیکھنا عبث ہے۔پاکستانی خواتین کسی بھی طرح ترقی یافتہ ممالک کی خواتین سے کم نہیں خواہ انکا تعلق دیہات سے ہو یا شہری آبادی سے وہ ملک کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں اور وہ سماجی اقدار اور ثقافتی ورثے کے تحفظ میں کردار ادا کر کے ملکی ترقی میں کوشاں نظر آتی ہیں۔یہ خواتین روایات، رسم ورواج کو نہ صرف اگلی نسل تک منتقل کرتی ہیں بلکہ فنون، ادب اور ثقافتی سرگرمیوں میں اکثر اپنے معاشروں کی شناخت اور کردار کی تشکیل میں نمایاں اثر ڈالتی ہیں۔

ڈرامہ 'ایک تھی مریم' میں مریم مختیار کا کردار ایک مضبوط، دلیر اور بہادر خاتون کے طور پر پیش کیا گیا جو اپنے خوابوں کی تعبیر پانے کے لیے پاکستان ایئر فورس میں شمولیت اختیار کرتی ہے۔مریم مختیار روایتی صنفی کرداروں کو چیلنج کر کے معاشرتی توقعات پر پورا اترتی ہے۔مریم کے کردار نے پاکستانی خواتین کو بااختیار بننے کی ترغیب دی ہے۔اس ڈرامے کی کہانی میں مریم کی لچک، عزم اور کامیابیوں پر زور دیا گیا ہے اور والدہ کی باتیں اُسے مشق کے دوران پیش آنے والی سختیوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ دینے اور مٹی کی بیٹی ہونے کے جذبے واحساس سے سرشار کرنے کے ساتھ ساتھ ملک اور قوم کی بقاو سلامتی کی خاطر پورے جرات و بہادری کے ساتھ مقابلہ کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔مریم کی والدہ ایک جگہ اسے مخاطب کر کے کہتی ہیں۔**"تم میری بیٹی نہیں بلکہ مٹی کی بیٹی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"**

والدہ کی حوصلہ افزا باتیں مریم کے ہمت وجذبے کو متحرک کرتی ہیں تاکہ وہ اپنے خواب اور عزم کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکے۔یہ ٹیلی ڈرامہ روایتی صنفی کردار کو چیلنج کرنے اور پاکستان میں خواتین کو بااختیار بنانے اور انکی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لیے بہترین پیشکش ہے۔

ڈرامہ 'یقین کا سفر' معاشرے میں رہنے والے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والی خواتین کی کہانی ہے یہ کہانی خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے امید کی ایک کرن ہے۔اس ڈرامے میں زوبیہ کے کردار میں ایک لڑکی کی محنت اور جدوجہد کو سراہا گیا ہے کیونکہ زوبیہ سے ڈاکٹر زوبیہ بننے کا سفر آسان نہیں تھا۔یہ کردار مضبوط، خود مختار اور بااختیار خواتین کی نمائندگی کرتا ہے۔ڈرامہ 'یقین کا سفر' میں زوبیہ کا کردار جو بحیثیت ڈاکٹر بن کر اپنی زندگی کو باعزت طریقے سے گزارنے کے قابل بنتی ہے وہ نہ صرف خود اپنی ذات کو مضبوط اور دلیر ثابت کر کے دکھاتی ہے بلکہ تشدد ، ظلم، تہمت اور جبر کو برداشت کرنے کے بجائے اس کے خلاف آواز بلند کرنے کا حوصلہ رکھتی ہے اور اپنی زندگی میں آنے والی آزمائشوں اور مشکلات کا سامنا ہمت اور بہادری کے ساتھ کرتی ہے۔زوبیہ ملازمت کے سلسلے میں انٹرویو کے دوران اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہے کہ **"مجھے لگتا ہے کہ آسانیاں انسان کو سست اور کاہل بنا دیتی ہیں اس لیے مجھے چیلنجز کام کرنا اچھا لگتا ہے اس لیے میں چیلنجز کام کر کے پروفیشنل گرو کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔"**

ڈرامہ یقین کا سفر کی کہانی میں معاشرے میں رہنے والی خواتین کے لیے واضح پیغام ہے خاص طور پر اُن خواتین کے لیے جو اپنی زندگی میں صرف آسانیاں دیکھتی ہیں اور آسانیوں کی وجہ سے وہ اپنی زندگی میں پیش آنے والی مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنے سے گھبراتی ہیں۔اس ڈرامے

کے ذریعے انکو یہ باور کرایا جارہاہے کہ زندگی ہمیشہ یکسر نہیں رہتی بلکہ زندگی میں تو محنت اور جدوجہد کے ساتھ آگے بڑھنے اور چیلنجز کو قبول کر کے کامیابی حاصل کرنا ہے۔ یہ کہانی خواتین کے لیے پیغام ہے کہ کسطرح وہ اپنی تعلیمی قابلیت اور اپنے شعبے سے منسلک ہونے کے بعد باعزت مقام تک پہنچتی ہیں بلکہ خود اعتمادی اور خود انحصاری کے ساتھ آگے بڑھتی ہیں۔

ڈرامہ سیریل 'ثبات' میں جن مختلف خیالات کی عکاسی کی گئی ہے انمیں نظریاتی اور طبقاتی فرق کے ساتھ ساتھ ہر طرح کے فرق کو نظر انداز کرتے ہوئے شادی شدہ افراد کو زندگی گزارنے کے لیے رواداری، برداشت، رشتوں کا احترام کرنے کی اہمیت اور والدین کا کردار جو اپنی بیٹی کو با اختیار بناتے ہیں اور انہیں تعلیم حاصل کرنے کی اہمیت اور معاشرے میں باعزت مقام تک پہنچنے کی جدوجہد شامل ہے اور معاشرے میں خواتین کو دوران ملازمت صنفی مساوات کے فرق کا سامنا کرنے اور جدیدیت سے مستفید ہونا ہے تاکہ معاشرے میں خواتین کو باعزت طریقے سے اپنے شعبے سے منسلک ہو کر اعلیٰ مقام حاصل کرنے کی جدوجہد اور اپنی پہچان بنانا ہے۔ یہ ڈرامہ ان تمام چیزوں کا بھرپور احاطہ کرتا ہے۔ عنایہ کا کردار ایک مضبوط عورت کی تصویر ہے جو اپنے والدین کی تربیت، بھروسے اور اعتماد کو قائم رکھتی ہے اور معاشرے میں رہنے والی دیگر خواتین کے لیے ایک اعلیٰ مثبت پیغام ہے کہ ایک اکیلی عورت اس معاشرہ میں آزاد خود مختار، مضبوط اور لچکدار زندگی گزار سکتی ہے۔

عنایہ والدہ سے کہتی ہے کہ

"نہیں امی آن لائن بیچنے کے لیے انٹرنیٹ کا زمانہ ہے سوشل میڈیا پر ایک پیج بناؤں گی کیک کی تصویر لگاؤں گی ان کی قیمت نام اور آپ کا نمبر------"

والدہ عنایہ سے بولتی ہیں کہ

"تم لوگوں کا زمانہ ہے میں تمہارے ساتھ ہوں------"

یہ ڈرامہ معاشرے میں رہنے والی خواتین کے لیے بہترین پیغام ہے جو خواتین کو مضبوط اور با اختیار بناتی ہیں۔ اس ڈرامے میں جدیدیت کے فروغ اور سماجی رابطے کے مثبت استعمال کو دکھانے کا مقصد خواتین کو شعور و آگاہی کی طرف راغب کرنے میں کلیدی کردار ادا کرنا ہے اور ٹیکنالوجی کی بڑھتی ہوئی ترقی سے نہ صرف ہماری روزمرہ کی زندگی میں تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں بلکہ ہمارے رویوں اور سماجی اقدار میں بھی نمایاں تبدیلی آرہی ہے۔ ڈرامہ ثبات میں عنایہ وقتی طور پر اپنی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جدیدیت سے ہمکنار ہوتی ہے اور اس جدیدت کے دور میں خواتین خود کو ایک باہمت اور خود مختار شخصیت کے طور پر منوا رہی ہیں اور اپنی صلاحیتوں سے استفادہ حاصل کر رہی ہیں۔ عنایہ کی والدہ بھی اسکی ہمت افزائی کرتی ہیں۔

ڈرامہ 'ایک ہے نگار' کی کہانی ایک نوجوان لڑکی سے ایک جنرل کے عہدے تک کی ہے جو ایک ادارہ کی ذمہ داری سنبھالتی ہے اور اپنے مرد ہم منصوبوں کے ساتھ شانہ بشانہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں پیش پیش نظر آتی ہیں۔ یہ ایک عورت کے لیے قابل فخر اعزاز ہے کہ وہ ایک پُرعزم بیٹی، ایک محبت کرنے والی بیوی اور ایک ذمہ داری نبھانے والی بہن ہے جو اپنے کیریئر اور گھر دونوں میں توازن برقرار رکھتے ہوئے اپنی منزل کی

طرف گامزن نظر آتی ہیں۔اسطرح کے موضوعات پر مبنی ڈرامے ہمارے معاشرے میں ایک خاتون کے کردار کی مضبوط تصویر پیش کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں جو ہمارے معاشرے کی دیگر خواتین کی راہ کو ہموار کرنے میں روشن مثال ثابت ہوسکتے ہیں۔

نگار جوہر جو فوج میں ایک اہم عہدے پر فائز ہے اور اپنے فرائض انتہائی دیانت داری سے ادا کرتی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے ادارے کے لیے بھی قابل فخر بنناچاہتی ہے تاکہ کوئی کبھی یہ نہ کہہ سکے کہ عورتیں اتنے اہم عہدے کی ذمہ داریاں نہیں سنبھال سکتیں۔

نگار اپنے شوہر سے کہتی ہیں کہ

"جوہر میں چاہتی ہوں کہ فوج نے مجھ پر جو اعتماد کیا ہے میں اس پر پورا اتروں یہ راستہ، یہ کھڑکی، یہ دروازہ جو عورتوں پر کھلا ہیں وہ ہمیشہ کھلا رہے--------"

یہ ایک بیوی کا اپنے شریک حیات سے مکالمہ ہے جو فوج میں ایک اہم عہدے پر فائز ہے اور اپنے فرائض انتہائی دیانت داری سے ادا کرتی ہے۔ اسے اس بات کا احساس ہے کہ اسے اس عہدے کا وقار قائم رکھنا ہے اور دوسروں کے لیے ایسی مثال بنناہے کہ لڑکیاں اس جیسا بننے کی کوشش کریں۔اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے ادارے کے لیے بھی قابل فخر بنناچاہتی ہے تاکہ کوئی کبھی یہ نہ کہہ سکے کہ عورتیں اتنے اہم عہدے کی ذمہ داریاں نہیں سنبھال سکتیں۔

ڈرامہ 'صنف آہن 'خواتین کوبااختیار بنانے کے موضوع سے متعلق ہے اور اس میں متنوع پس منظر سے تعلق رکھنے والی خواتین کی کہانی کو دکھایا گیاہے جو سخت اور مشکل فوجی تربیت سے گزر کر بالکل نئی شخصیت کے ساتھ پروان چڑھتی ہیں۔ یہ کہانی سات لڑکیوں کے گرد گھومتی ہے جو اپنی زندگی میں کچھ حاصل کرنے اور اعلیٰ مقام تک پہنچنے کا عزم رکھتی ہیں۔ڈرامہ صنف آہن میں خواتین کے کرداروں نے ہمت و حوصلہ کے ساتھ قدامت پسند روایات کی جکڑی زنجیروں کو توڑتے ہوئے اپنی زندگی کے حالات کو بدلنے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں تبدیلی لانے کے لیے جدوجہد کرتی ہیں بلکہ زندگی میں کامیابی کے ساتھ باعزت مقام ومرتبہ حاصل کرتی ہیں اور اس خوبصورت احساس کے ساتھ پُر عزم اور پُرامید نظر آتی ہیں۔

ڈرامہ میں رابعہ کا کردار قابل اور ذہن طلبہ کا ہے اور وہ اپنے والد اور بھائی کی طرح پاک فوج میں شمولیت اختیار کرنے کے بعد باعزت مقام حاصل کرتی ہے۔

رابعہ اعزاز ملنے کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہے کہ

" پی ایم اے میں ہمیں سیکھایا جاتا ہے کہ ہم عورت نہیں فوجی ہیں--------------- "

خواتین مضبوط ارادہ رکھنے والی بہادر اور باہمت کردار کی مالک ہوتی ہیں اور فوج میں صنف کے لحاظ سے عورت عورت نہیں بلکہ فوجی ہوتی ہے جو صنفِ نازک نہیں بلکہ صنفِ آہن ہوتی ہے اور وہ وطن کی بقا وسلامتی کی خاطر اپنی جانیں بھی قربان کرنے سے کبھی دریغ نہیں کریں گئیں۔کسی بھی معاشرے میں خواتین کا کردار انتہائی اہم ناقابل تردید اور قابل قدر ہے اسکی اہمیت کسی طور بھی مرد سے کم نہیں۔اس کھیل میں یہ دکھایا گیاہے کہ کس طرح چند مضبوط قوت ارادی کی لڑکیاں پاکستان ملٹری اکیڈمی میں شمولیت اختیار کرتی ہیں۔ڈرامہ صنف آہن فرسودہ سوچ

اور نظام کو بدلنے میں ایک اہم پیش رفت ہے اسطرح کی منفرد کہانی خواتین کو اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق اپنے شعبے سے منسلک ہونے کی ترغیب حاصل ہوتی ہے۔

ڈرامہ 'میرے ہمنشین' کی کہانی خواتین کی تعلیم کے لیے بیداری پیدا کرنے اور اُن مسائل کو اُجاگر کرنے کے لیے پیش کیا گیا ہے جس کا سامنا قبائلی علاقوں میں رہنے والی خواتین کو اپنی تعلیم مکمل کرنے کے دوران کرتی ہیں۔ ڈرامہ سیریل "میرے ہمنشین" میں خجستہ کا کردار خواتین کے لیے مثبت پیغام ہے یہ کردار حوصلہ مند، دلیر اور باہمت لڑکی کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ ڈرامہ خواتین کو اپنی تعلیم جاری رکھنے کے دوارن پیش آنے والے دیگر مسائل کا سامنا کرنے اور بیداری پیدا کرنے کے لیے بہترین پیغام ہے۔ جس کا سامنا قبائلی علاقوں میں رہنے والی خواتین کو کرنا پڑتا ہے۔ ڈاکٹر خجستہ کی زندگی کا سفر ایک بہترین مثال ہے جو اپنی زندگی اور تعلیمی راہ میں حائل مسائل اور روکاوٹوں کو دور کرنے اور اپنے حق کو حاصل کے لیے جدوجہد کرتی ہیں۔ خجستہ کا کردار معاشرے میں رہنے والی دیگر لڑکیوں کے لیے باعث فخر ہے یہ کردار مضبوط، طاقتور اور خود مختار خواتین کی نمائندگی کرتا ہے۔

خجستہ اپنی سہیلی سے کہتی ہے کہ

"میں پہاڑوں کی بیٹی ہوں اپنے علاقے کا فخر بن کر دکھاؤں گی انہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

میں اپنی زندگی کے ہر قدم پر مشکلات کا سامنا کرنے کا حوصلہ رکھتی ہوں، ہم پہاڑی علاقے میں رہنے والے لوگ ہیں مشکل گزار راستوں پر چلنا ہمیں اچھی طرح آتا ہے میں اپنے مضبوط ارادوں کے ساتھ اپنے مقصد اور خواب کو پورا کرنے حوصلہ رکھتی ہوں اور اپنی محنت، لگن اور جدوجہد کے ساتھ اپنی منزل تک پہنچ کر دیکھاؤں گی تا کہ میں اپنے روشن مستقبل سے ہمکنار ہو سکوں۔ خجستہ ایک اسی نوجوان باہمت لڑکی کی کہانی ہے جو دقیانوسی تصورات کو توڑتی ہے اور معاشرے میں تبدیلی لانے کا مطالبہ کرتی ہے۔ وہ اپنی زندگی کو بامقصد بناتی ہے اور طب کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنے علاقے کی پہلی خاتون ڈاکٹر بن کر اپنے خاندان اور علاقے کا فخر بنتی ہے

۲۔ پاکستانی معاشرے پر اثرات

خواتین کی حیثیت معاشرے کے ایک اہم رکن کی ہے۔ پاکستانی خواتین سیاسی اور معاشرتی دھارے میں علیحدہ نہیں رہ سکتی ہیں۔ ایک پُرامن اور مہذب معاشرے میں مرد و عورت دونوں کا کردار لازم و ملزوم ہے۔ خواتین تمام معاشرتی پہلو کی ترقی میں زیادہ مثبت کردار ادا کر سکتی ہیں چونکہ انسانی معاشرہ مرد و عورت سے تشکیل پاتا ہے اور دونوں ہی اس کی تعمیر اور ترقی اور اس کی اصلاح و سدھار میں برابر کے ساجھے دار ہیں لیکن یہ بھی ایک سچائی ہے کہ اگر ایک عورت مضبوط کردار کی مالک ہے وہ اپنے ارادوں کی دھنی اور لگن کی پکی ہے تو اپنے گھر کیا معاشرے کو بھی کامیاب بنانے میں نمایاں کردار ادا کر سکتی ہے کیونکہ ایک مرد کی تعلیم ایک فرد کی تعلیم ہے جبکہ ایک عورت کی تعلیم پورے خاندان اور معاشرے کی تعلیم ہے اور معاشرے کی اصلاح میں خواتین کا کردار نہایت اہمیت کا حامل ہوتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ خواتین تعلیم اور ہنر ہر میدان میں اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کرنے کی طاقت رکھتی ہوں۔ کسی بھی معاشرے کی ترقی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک خواتین کی شمولیت نہ ہو ہر کامیاب اور ترقی یافتہ معاشرے کے پیچھے خواتین کی محنت ان کی شمولیت اور کردار بہت ضروری ہے۔

جیسے ڈرامہ 'ثبات' میں عنایہ کا کردار اور ڈرامہ 'صنف آہن' میں رابعہ، مہ جبین، پری وش، آرزو، شائستہ، سدرہ، اور منتھی کے کرداروں کو اس طرح دکھایا گیا ہے کہ عورت اپنی پوری شناخت، انفرادیت اور شان کے ساتھ جیتی ہے اور یہ سمجھ کر جیتی ہے کہ عورت اپنی ذات میں آپ ایک طاقت ہے اسکے مضبوط ارادوں کو کوئی تسخیر نہیں کر سکتا، اسکے وقار کو کوئی کم نہیں کر سکتا ان کھیلوں میں مضبوط خواتین کی تصویر پیش کی گئی ہے جو اپنے والدین کی تربیت، بھروسے اور اعتماد کو قائم رکھتی ہے اور یہ کردار معاشرے میں رہنے والی دیگر خواتین کے لیے ایک اعلیٰ مثبت پیغام ہے کہ اس معاشرہ میں خواتین آزاد خود مختار، مضبوط اور لچکدار زندگی گزار سکتی ہیں۔

پاکستانی معاشرے پر ڈرامے کی کہانی و کردار سے اثرات تو مرتب ہوتے ہیں لیکن اس بات کا انحصار دیکھنے والوں پر ہے کہ کس نے کس کردار کے منفی اور مثبت انداز سے متاثر ہو کہ ان کرداروں کے انداز کو اپنایا ہے اور یہ کردار کس حد تک اپنی سوچ اور شخصیت پر اثر انداز ہونے دیتے ہیں چونکہ ڈراموں سے زیادہ تر خواتین اور نوجوان بچیاں متاثر ہوتی ہیں اس لیے ڈرامہ کے کردار ہماری بچیوں پر زیادہ اثر انداز ہو رہے ہیں۔ جیسے کہ ڈرامہ سیریل ' یقین کا سفر' کی کہانی ہمارے معاشرے میں رہنے والی دیگر خواتین کی حقیقی زندگی کی کہانی ہے جو اپنی زندگی کی مسافتیں تنہا طے کرتی ہیں اور کئی امتحانوں سے گزرنے کے بعد باوقار اور باعزت زندگی گزارتی ہیں۔ ڈاکٹر زوبیہ کا کردار معاشرے میں رہنے والی دیگر خواتین کے لیے سبق ہے کہ کسطرح زوبیہ سماجی مسائل کا سامنا حوصلہ وہمت کے ساتھ کرتی ہے تاکہ معاشرے میں رہنے والی دیگر خواتین کو صنفی امتیاز اور تشدد کے خلاف قوانین کے نفاذ اور اقدامات کو عملی جامہ پہنایا جاسکے اور سماجی دقیانوسی روایات کی زنجیروں کو توڑتے ہوئے خواتین اپنے شوہر کے ظلم و تشدد سے نجات حاصل کر سکیں۔ زوبیہ اپنی زندگی کی تلخ حقیقت سے گزرنے کے بعد اپنے اردگرد رہنے والی دیگر لڑکیوں کو سماجی ناانصافیوں اور گھریلو جبری تشدد سے نجات دلوانے کے لیے سرگرم عمل نظر آتی ہے۔ اس ڈرامے کی کہانی ہمارے معاشرے میں رہنے والی تمام لڑکیوں کے لیے ایک سبق حاصل کرنے کا موقع ہے کہ خواتین اپنی محنت اور مسلسل جدوجہد کے بعد معاشرے میں باعزت، بااختیار مقام تک پہنچ جاتی ہیں اور اپنی پیشہ ورانہ قابلیت کی بنیاد ترقی حاصل کرتی ہیں۔

ڈرامہ 'یقین کا سفر' کی تین ثانوی خواتین کرداروں میں نوری، گیتی آراء اور خجستہ شامل ہیں۔ اس ڈرامہ میں نوری بحیثیت ایک عورت بہت مضبوط اور ہمت وجرات کا مظاہرہ کرتی ہے وہ اپنے حق کے لیے لڑنے اور ظالم کو اس کے انجام تک پہنچانے کے لیے خود میدان جنگ میں اترنے کا فیصلہ کرتی ہے تاکہ جابر قاتلوں کو موت کے گھاٹ اتار سکے۔ لیکن بدقسمتی سے اپنی جان کی بازی ہار جاتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں روزمرہ نہ جانے کتنی نوری ان ظالم و جابر زمینداروں، جاگیر داروں اور مردہ صفت مردوں کے ظلم کا نشانہ بنتی ہیں اور اپنے ساتھ ہونے والے ظلم وزیادتی کے خلاف انصاف ملنے کی اُمید رکھتی ہیں یا موت کی آغوش میں چلی جاتی ہیں۔ جبکہ گیتی آراء کا شوہر دانیال جو نوری گینگ ریپ کیس میں حق و سچ کی جنگ لڑنے کی خاطر میں اپنی جان کی بازی ہار جاتا ہے۔ گیتی آراء اپنے شوہر کی اچانک موت کے صدمے کو صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کرتی ہے اور وہ اپنی تعلیمی قابلیت اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی بنیاد پر ہسپتال میں بطور نیوٹریشینٹ مریضوں کو صحت عامہ کی سہولیات فراہم کرنے میں معاون کردار ادا کرتی ہے اور معاشرے میں باعزت، بااختیار مقام حاصل کر لیتی ہے۔ گیتی آراء کی طرح ہمارے معاشرے میں کئی خواتین ہیں جو بیوگی کی زندگی میں اپنے بچوں کی بہترین پرورش کر رہی ہیں۔ اس طرح کی خاتون ایک مضبوط شخصیت اور کردار کی حامل ہوتی ہے۔ ہمیں اپنے اردگرد ایسی کئی خواتین دیکھنے کو مل جائیں گی۔

ڈرامہ یقین کا سفر کی مصنفہ فرحت اشتیاق نے خوبصورت انداز سے ڈرامے کی کہانی قلمبند کی ہے اور معاشرے میں رہنے والی خواتین کی زندگی میں حائل مسائل کی عکاسی بہترین انداز میں پیش کی گئی ہے کہخواتین کو اپنی زندگیوں میں پیش آنے والی مشکلوں ،زیادتیوں،رکاوٹوں، سماجی نا انصافیوں اور شخصی محرومیوں سے نجات پانے کی کوشش کرنی چاہیے تا کہ اپنی زندگی باوقار انداز کے ساتھ آگے بڑھانے اور اپنی تعلیمی قابلیت اور پیشہ ورانہ مہارتوں سے استفادہ حاصل کر کے اپنے گھر، خاندان اور معاشرے میں ایک باعزت مقام حاصل کر سکیں تا کہ وہ اپنی شخصیت میں حائل احساس کمتری اور احساس محرومی کی زنجیروں کو توڑتے ہوئے زندگی میں آگے بڑھے اور خدا کی ذات پر یقین کامل رکھیں۔ڈرامہ یقین کا سفر کی پوری کہانی کا احاطہ کیا جائے تو اس ڈرامے میں خواتین اپنی زندگی میں بے حد جدوجہد کے بعد باعزت وباوقار مقام حاصل کرتی ہیں۔خواتین سماجی اقدار اور روایات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ملک کی تعمیر وترقی میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔ان ڈراموں میں ایک باہمت، باحوصلہ اور پُر عزم خواتین کردار کو پیش کیا گیا ہے تا کہ ڈرامے کے ذریعے یہ پیغام دے سکے کہ ایک عورت اپنے محدود وسائل کے درمیان رہتے ہوئے اپنے گھر والوں کے ساتھ، رشتہ داروں کے درمیان رہتے ہوئے خود کو منواتی ہے اور زندگی میں پیشآنے والے مسائل کا سامنا ہمت وحوصلہ کے ساتھ کرتی ہے۔

۳۔خواتین کی جدوجہد

پاکستانی خواتین نے اکیسویں صدی میں جس طرح اپنی صلاحیتوں کالوہا منوایا ہے اس کا ذکر کرنا بہت ضروری ہے آج کی خواتین سائنس، تجارت ادب سے لیکر عسکری شعبوں میں عزت و وقار کے ساتھ منسلک ہو رہی ہیں۔آج پاکستان کی خواتین میدانوں میں، فضاؤں میں ہر جگہ کامیابی کے جھنڈے گاڑتی نظر آرہی ہیں خواتین اپنی صلاحیتوں اور پُر اعتمادی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں وہ کسی پر بوجھ بننے کے بجائے اپنی تعلیمی قابلیت اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی بنیاد پر پُر عزم اور پُر جوش سوچ کی مالک بن رہی ہیں۔موجودہ دور معاشرتی ترقی کا دور ہے جس میں باشعور ہنر مند اور بااختیار خواتین کے بغیر ایک متوازن خوشحال پر سکون مضبوط معاشرے کا تصور کرنا ناممکن ہے۔وہی معاشرہ مضبوط ہوتا ہے جس معاشرے کی خواتین مضبوط اور مستحکم ہوتی ہیں اور خواتین کے باہمت، بااختیار اور مضبوط کردار کی نمائندگی کرنے میں میڈیا کا بہت اہم کردار ہے پاکستانی میڈیا سماجی امتیاز کے بارے میں لوگوں کے تصورات کو تشکیل دے رہا ہے اور وہی ادارے خواتین کردار کو زیادہ متحرک اور حقیقی تصویر دے رہے ہیں کیونکہ معاشرے میں رہنے والا تقریباً ہر طبقہ میڈیا اور سوشل میڈیا کے ساتھ جڑا رہتا ہے اور پاکستانی ڈراموں میں خواتین کرداروں کی جدوجہد کو اپنی پسند اور رائے کے مطابق سراہتے ہیں۔یہ جدوجہد صرف ڈراموں تک محدود نہیں بلکہ ان خواتین کرداروں کی جدوجہد دیکھنے کے بعد ہمارے معاشرے میں رہنے والی بیشتر خواتین خاص طور پر نئیآنے والی نسل بے حد متاثر ہو رہی ہے بلکہ شعور وآگہی سے ہمکنار ہو رہی ہے۔

۴۔صنفی عدم مساوات کا خاتمہ اور ڈراموں کا کردار

صنفی مساوات ایک بنیادی انسانی حق ہے جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کو زندگی میںیکساں مواقع حاصل ہوں، یہ صنفی مساوات برابری کا میدان فراہم کرتی ہے جہاں خواتین اپنی مکمل صلاحیت بروئے کار لا سکتی ہیں۔چونکہ پاکستان میںصنفی بنیاد پر امتیازی سلوک اکثر کام کرنے کی جگہوں پر آج بھی خواتینکے ساتھ برتا جاتا ہے۔ جس میں ان کی تعلیم، ملازمت اور سیاسی شراکت تک رسائی متاثر ہوتی ہے

دقیانوسی تصورات اور تعصب خواتین کے مواقع محدود کرتے ہیں اور قومی ترقی میں ان کے تعاون کو روکتے ہیں لہذا صنفی بنیاد پر امتیازی سلوک کو ختم کرنے کی بہت ضرورت ہے تاکہ ملک کی ترقی و خوشحالی کے لیے خواتین پیش بہا اضافہ کرنے میں اپنا معاون کردار ادا کر سکے۔

پاکستان میں خواتین کو امتیازی طریقوں اور ثقافتی اصولوں کی وجہ سے اکثر روزگار اور قیادت کے مواقعوں میں رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے فیصلہ سازی کے عہدوں پہ خواتین کی نمائندگی میں کمی نہ صرف ان کی آواز کو پسماندہ کرتی ہے بلکہ ملک کی ترقی اور اختراع کے امکانات کو بھی روکتی ہے۔ لیکن ٹیلی ڈرامہ 'ایک ہے نگار' کی پیشکش نے صنفی مساوات کے بارے میں بہترین پیغام دیا ہے کہ خواتین اپنی قابلیت کی بنیاد پر کسی بھی شعبے سے منسلک ہونے کا حق رکھتی ہیں۔ ٹیلی ڈرامہ 'ایک ہے نگار' پاکستان کی پہلی سرجن لیفٹنٹ جنرل کی حقیقی زندگی پر مبنی کہانی ہے۔ جنرل نگار با اختیار پُر اعتماد اور پُر عزم شخصیت کی حامل خاتون ہیں اور ان کا کردار معاشرے کی دیگر خواتین کے لیے بہترین مثال اور قابل فخر ہے۔ پاکستانی خواتین دفاع وطن کے لیے شاندار خدمات انجام دے رہی ہیں اور مختلف شعبوں میں قیادت اور فیصلہ سازی میں بھی برابر شریک نظر آتی ہیں۔ جنرل نگار پاکستان آرمی میں طب کے شعبے سے منسلک ہونے کے بعد اپنی بہترین کارکردگی اور صلاحیتوں کی بنیاد پر ترقی کے منازل طے کرنے والی پہلی خاتون ہیں جو سرجن جنرل کے عہدے کے لیے نامزد ہوئیں یقینی طور پر یہ ایک پاکستانی خاتون کے لیے بڑا چیلنج ہے، انہوں نے اپنی اہلیت اور کارکردگی کو ثابت کر کے دکھایا ہے کہ وہ ایک بہادر اور مضبوط خاتون ہیں جو پاکستان کے نام کے ساتھ ساتھ اس قوم کی عزت اور وقار میں اضافے کے لیے بے پناہ خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

ڈرامہ 'صنفِ آہن' میں کردار ادا کرنے والی خواتین مختلف سماجی پس منظر سے تعلق رکھتی ہیں۔ جو اپنی زندگی کی حقیقت سے واقف ہوتی ہیں اور اپنی ذاتی خصوصیات، طاقت اور کمزوریوں کو اچھی طرح جاننے کی بعد پاک فوج میں شمولیت اختیار کرنا چاہتی ہیں۔ وہ اپنی زندگی کی اندرونی مشکلات کو برداشت کر رہی ہوتی ہیں جن میں صنفی دقیانوسی تصورات، غربت، قبائلی روایات کی زنجیریں، مذہبی اقلیتی تعصبات اور دولت و آسائشات میسر ہونے کے باوجود والدین اور اولاد کے درمیان ناچاقی شامل ہے۔ اس ڈرامہ میں یہ دکھایا گیا ہے کہ کس طرح سات مضبوط قوت ارادی کی لڑکیاں پاکستان ملٹری اکیڈمی میں شمولیت اختیار کرتی ہیں حالانکہ پاکستان میں خواتین کے لیے فوج میں خدمات انجام دینا آسان نہیں ہے کیونکہ انہیں اپنے خاندان اور معاشرے کی طرف سے اتنی حمایت حاصل نہیں ہوتی کہ وہ اس ادارے کی لائن کو منتخب کر سکیں۔ یہ ڈرامہ فرسودہ سوچ اور نظام کو بدلنے میں ایک اہم پیش رفت ہے لہذا اسطرح کا ڈرامہ خواتین کو اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق مختلف شعبوں سے منسلک ہونے کی ترغیب دینا ہے۔

یہ ڈرامہ ممکنہ طور پر ترقی پسند نئے بیانے سے دقیانوسی تصورات کو توڑنے کی بہترین کوشش ہے یہ ڈرامہ ان خواتین کی حمایت کے لیے ایک بہترین پیغام ہے جو معاشرتی ناانصافی اور عدم مساوات کا پرچار کرنے والوں کو گناہگار سمجھتے ہیں۔ یہاں عورت کو انسان سمجھتے ہوئے اُسے اس کی صلاحیتوں کے مطابق کام کرنے کی آزادی کی بات کی گئی ہے۔ عورت بھی ذہنی و جسمانی محنت ومشقت کا مظاہرہ کر سکتی ہیں اور مردوں کے شانہ بشانہ ملک و قوم کے لیے خدمات سرانجام دے سکتی ہیں اور صنفِ نازک سے صنفِ آہن میں تبدیل ہونے کے مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد کامیاب، باعزت مقام حاصل کرتی ہیں۔

پاکستان میں مختلف موضوعات پر بہت سے ڈرامے پیش کیے گئے ہیں تاکہ معاشرے میں رہنے والی خواتین ان کرداروں کے ذریعے اپنے حقوق سے آگاہ ہو سکیں اور اپنے حق کے لیے آواز بلند کر سکیں۔ جس طرح ڈرامہ 'یقین کا سفر' خواتین کرداروں کو بہترین انداز سے پیش کرنے کا ذریعہ بنا اور اس ڈرامہ سے یہ پیغام دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ ظلم کے خلاف ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے اور یہ جدوجہد خجستہ نے کی وہ اپنی زندگی کی آزمائشوں اور مشکلات کا سامنا بہادری اور ہمت کے ساتھ کرتی ہے۔ خجستہ کے والدین رقم کے عوض کم عمری میں اسکی شادی پیشہ ور مجرم اور نشے کا عادی شخص کے ساتھ کر دیتے ہیں وہ ہر روز اپنے شوہر کے ظلم وزیادتی کا نشانہ بنتی ہے اور ظلم و تشدد اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ وہ اسقاط حمل کی تکلیف سے بھی گزرتی ہے وہ اللہ سے انصاف مانگتی ہے اور اس ظلم کے خلاف آواز بلند کرتی ہے تاکہ اپنی زندگی باوقار انداز سے گزار سکے۔ خجستہ کا کردار مزاحمت اور ہمت نہ ہارنے کی علامت ہے۔ پاکستان میں آج بھی بیشتر علاقوں میں خواتین صنفی بنیاد پر تشدد، جبری شادی، گھریلو بدسلوکی ، جنسی طور پر ہراساں کا شکار ہوتی رہی ہیں۔

ان پیچیدہ مسائل کے حل کے لیے جب خواتین کو تعلیم دی جاتی ہے، ملازمت دی جاتی ہے اور انہیں مساوی مواقع فراہم کیے جاتے ہیں تو وہ اپنے خاندانوں، برادریوں اور مجموعی طور پر قوم میں مثبت تبدیلی کے لیے عامل بن جاتی ہیں۔ ان خواتین کرداروں نے ہمت و بہادری کے ساتھ قدامت پسندی اور روایتی زنجیروں کو توڑتے ہوئے اپنی زندگی کے حالات کو بدلنے کی بھرپور کوشش جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں تبدیلی لانے کے لیے جدوجہد کرتی ہیں تاکہ اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کرنے اور روشن اور کامیاب بنا کر باعزت مقام حاصل کر سکیں۔ خواتین کو بااختیار بنانا منصفانہ، خوشحال اور پائیدار مستقبل کی تعمیر کے لیے ایک عملی ضرورت بھی ہے تاکہ خواتین معاشرے کی اصلاح، ترقی اور خوشحالی میں حصہ دار بن سکے اور معاشرتی تبدیلی کی فضا قائم کرنے میں اپنا معاون کردار ادا کر سکیں۔

۵۔ معاشرتی تبدیلی اور خواتین کا کردار

ترقی یافتہ دور میں معاشرے میں خواتین کے روایتی کردار میں تبدیلی آئی ہے کہ خواتین اب اپنی روایتی ذمہ داریاں پوری کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں بھی نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں۔ اس میں سب سے بڑی اور اہم وجہ خواتین میں تعلیم حاصل کرنے کا بڑھتا رجحان ہے ۔ خواتین اپنی تعلیمی قابلیت اور صلاحیت رکھنے کی وجہ سے باشعور اور قدامت پسند معاشروں میں بھی اجاگر ہونے لگی ہیں۔ ہمارے معاشرے میں بیشتر والدین اپنی بیٹی کی پیدائش سے ہی زر اور زیور جمع کرنے کی فکر میں گھلنا شروع ہو جاتے ہیں اور وہ اپنی بیٹی کی شادی کے فریضہ کو اولین ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن اب تبدیلی کی نئی لہر نے والدین کی قدامت پسند سوچ اور رویے میں تبدیلی پیدا کی ہے اور جیسے جیسے لڑکیاں تعلیم کے زیور سے آراستہ ہونے لگیں ہیں ویسے ویسے والدین اپنے کندھوں پر سے بوجھ کم محسوس کرنے لگے ہیں۔

ان منتخب ڈراموں میں ایک تھی مریم، یقین کا سفر، ثبات، ایک ہے نگار، صنف آہن اور میرے ہمنشین میں خواتین کرداروں نے پاکستانی خواتین کو بااختیار بنے کی صلاحیت پیدا کی ہے ان ڈراموں کی کہانیوں میں خواتین کی لچک، عزم اور کامیابیوں پر زور دینے کے ساتھ ساتھ والدین کی تلقین، رہنمائی اور حوصلہ افزا باتیں زندگی میں پیش آنے والی سختیوں کو برداشت کرنے کی ہمت دیتی ہیں۔ لہذا منتخب خواتین کردار ہمارے معاشرے میں رہنے والی لڑکیوں کے لیے مثال ہیں جو اپنی پیشہ ورانہ مہارتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ترقی کی راہ پر گامزن نظر آتی ہیں۔

اختتامیہ

میڈیا براہ راست عوام الناس کے اذہان پر دسترس رکھنے کے ساتھ ساتھ ہماری سوچ اور رویے کو بھی متاثر کرتا ہے چند دہائی پہلے خواتین کے کردار زیادہ تر کمزور اور صفِ نازک انداز سے پیش کیے گئے۔ اب بااختیار خواتین کے کردار بھی تواتر سے پیش کئے جا رہے ہیں۔ ڈرامے سماجی اقدار کو فروغ دینے اور معاشرے کو مثبت انداز میں متاثر کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ موضوعاتی اعتبار سے ٹیلی ڈرامہ ایک تھی مریم میں مریم کا کردار جو اپنے ملک و قوم کی بقا و سلامتی کی خاطر جذبہ شہادت جسے عظیم رتبے کی بھرپور عکاسی پیش کرتی ہے جبکہ ڈرامہ ثبات میں عنایہ کا کردار ایک مضبوط اور حوصلہ مند لڑکی کا ہے جو جدیدیت کے ساتھ ہمکنار ہونے کی طاقت پر زور دیتی ہے اسی طرح ڈرامہ ایک ہے نگار اور صنفِ آہن کی کہانی میں خواتین کردار اپنے دلوں میں حب الوطنی کے جذبے سے سرشار نظر آتے ہیں جو وطن کی بقا و سلامتی کے لیے جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتی ہیں۔ جبکہ ڈرامہ سیریل یقین کا سفر کی زوبیہ اور میرے ہمنشین کی خجستہ حوصلہ مند، باہمت اور صبر و تحمل کے ساتھ مسافتیں طے کرنے والی بہادر خواتین کرداروں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ جو پاکستانی معاشرے میں خواتین کو بااختیار بنانے میں سماجی رویوں، انفرادی خودمختاری اور صنفی دقیانوسی تصورات کو توڑتے ہیں اور سماجی اقدار کو چیلنج کرنے میں خواتین کو بااختیار بنانے اور وسیع تر صنفی مساوات کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔ یہ ڈرامے پاکستانی خواتین کے خلاف دقیانوسی رویے کو توڑنے میں معاون کردار ادا کر رہے ہیں۔ ڈراموں میں پیش کیے جانے والے کردار خواہ وہ خواتین کے ہوں یا مرد حضرات کے دیکھنے والوں پر بہت گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں اور یہ کردار شخصیت سازی کرنے کے ساتھ ساتھ شعور و آگہی پھیلانے کا موثر ذریعہ بنتے ہیں۔ ان ڈراموں کی کہانی نے نوجوان خواتین کو یہ پیغام دیا ہے کہ عورت مضبوط ہوتی ہیں چاہیے حالات کتنے ہی پیچیدہ اور دشوار گزار کیوں نہ ہو وہ ان حالات کا سامنا کرنے کا حوصلہ رکھتی ہیں اور وہ ہمت اور خود پر یقین رکھ کر سب کچھ حاصل کر سکتی ہیں۔ اگر ٹیلی ویژن ڈراموں پر ایک نظر ڈالی جائے تو ان میں خاندانی سیاست، محبت، نفرت، طلاق سمیت تمام منفی پہلو دکھانے کے ساتھ ساتھ مضبوط اور بااختیار خواتین کردار کی عکاسی بھی کی جاتی ہے اور ان ڈراموں کی کہانیوں کے پلاٹ، کردار مکالمہ کو بہترین انداز میں قلمبند کرنے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے ان میں سچ اور فکر کا عنصر پایا جاتا ہے اور اب ضرورت اس امر کی ہے کہ میڈیا اور مصنفین ایک مضبوط اور اعلیٰ کردار رکھنے والی خواتین کو معاشرے میں متعارف کروائیں تاکہ انکے بلند حوصلے و ہمت کو دیکھتے ہوئے نئی نسلیں ان کی اچھائیوں، قابلیت اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں سے مستفید ہو سکیں اور اپنے ذہنوں میں ڈرامے کی منفی کردار کو تبدیل کرے اور مثبت، تعمیری اور با عمل کرداروں کی جانب رغبت دلائے۔ ان ڈراموں میں مرکزی کردار ادا کرنے والی خواتین مضبوط کردار، مضبوط قوت ارادی، خوداعتمادی اور احساس ذمہ داری جیسی خصوصیات کی حامل ہوتی ہیں۔ منتخب ڈرامے جن میں یقین کا سفر، ثبات، صنفِ آہن، میرے ہمنشین اور ٹیلی ڈرامہ ایک تھی مریم اور ایک ہے نگار میں خواتین مرکزی کردار ادا کرنے والی خواتین کو ناظرین نے خوب سراہا ہے خاص طور پر نوجوان خواتین اور لڑکیوں کے لیے یہ ڈرامے بہترین پیغام ہیں اور ساتھ ہی ان مسائل کو اجاگر کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔

حوالہ جات

---

[1] عصمت آراء، 'ذرائع ابلاغ عامہ ایک جائزہ'، شعبہ ابلاغ عامہ کراچی، 2004، ص، 226۔

[2] صبا گل خٹک، "خواتین، کام اور اختیار"، پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف لیبر ایجوکیشن اینڈ ریسرچ (پائلر)، کراچی، 2007، ص، 7۔

[3] Hiba Shezad, Breaking Boundaries-Female leads redefining women Empowerment in Pakistani drama, January 31, 2024, p.1 https://fuchsiamagazine.com/breaking-boundaries-female-leads-redefining-women-empowerment-in-pakistani-dramas/.

[4] ڈاکٹر نثار احمد زبیری، ”ابلاغ عامہ افکار و نظریات“، کراچی: تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی، 2019ء، ص(303)۔

[5] Fozia Naseem, Farhana Nosheen and Nazia Malik, women economic empowerment in Pakistan: A critical analysis of legal framework, Pakistan Journal of social Research, Vol.3, No.3 (2021), pp.77-78.

[6] Syeda Afsheen Sohail ,'Social Media and Women Empowerment in Pakistan: A Study of Opportunities and Challenges', *Dessertation of M.phil,Department of Mass Communication*, University of Karachi, (2022), p.25.

[7] ibid

[8] Khansa Qamar, Fareeha Nayab, Mian Muhammad Usman Ghani and Syeda Adan Zaidi, "Women Representation in Drama Serial Sabaat", *Journal of Mass communication*, No.306 (2021), p.4.

[9] Muhammad Sohaib Subhani, Masroor Khanum, and Shahid Hussain, 'Portrayal of Women in Contemporary Pakistani Dramas', *Pakistan Journal of Law, Analysis and Wisdom*, Vol.3, No.3 (2024), p.24.

[10] Beenish Ijaz Butt, Nargis Abbas, Uzma Ashiq and Ammara Sarfaraz, Projection of Women Education and Empowerment Status in Pakistan: A Direct Observation Analysis of Pakistani Dramas,Review of Education, Administration and law, Vol.4, No.3 (2021), p.602.

[11] نثار احمد ابیری، ”تحقیق کے طریقے،“ ، کراچی،: شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی، 2009، ص، 44

[12] عنبرین فیض احمد، ”ہر کامیاب معاشرے کے پیچھے خواتین کا کردار“، اردو نیوز، 20 اپریل 2018 .